



سوال

کیا کوئی شخص اپنے والد کی رضامندی کے بغیر دینی اور اخلاقی لحاظ سے پسندیدہ لڑکی سے شادی کر سکتا ہے؟

جواب

المحدث

جب بیٹا کسی دینی اور اخلاقی لحاظ سے اچھی لڑکی کو اختیار کرتا ہے تو وہ اس میں غلطی پر نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بھی یہی ہے کہ جو بھی نکاح کرنا چاہے وہ دین اور اخلاق والی لڑکی اختیار کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(عورت سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اور اس کی حسن خوبصورتی کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک میں ملیں تم دین والی کو اختیار کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466)۔

ذیل میں ہم آپ اور آپ کے والد صاحب کے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت پیش کرتے ہیں جو آپ کے موضوع سے ہی متعلقہ ہے:

اس سوال کا تقاضا ہے کہ ہم دو طرح کی نصیحت کریں۔

پہلی نصیحت: آپ کے والد کے لیے ہے کہ وہ آپ کو دین اور اچھے اخلاق کی مالک عورت سے شادی نہیں کرنے دیتا بلکہ آپ کے والد پر واجب ہے کہ وہ آپ کو اس لڑکی سے شادی کی اجازت دے دے اور انکار پر اصرار نہ کرے، لیکن اگر اس کے پاس کوئی شرعی عذر ہے تو وہ آپ کے سامنے بیان کرے اور بتائے تاکہ آپ بھی مطمئن ہوں۔

اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اگر اس کا والد اسے ایک دین والی اور اچھے اخلاق کی مالک لڑکی سے شادی نہ کرنے دے تو کیا وہ نہیں سوچے گا کہ اس میں اس کی آزادی سلب کی گئی ہے اور اسے دبا جا رہا ہے؟

جب وہ اپنے والد کی طرف سے ایسا ہونے میں خوش نہیں تو پھر وہ اس پر کیسے راضی ہو رہا ہے کہ اس سے خود اپنے بیٹے کے حق میں ایسا ہو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے کہ:

(تم میں اس وقت تک کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے)۔

لہذا آپ کے والد کے لیے ایسا کرنا حلال نہیں کہ وہ اس لڑکی سے آپ کو بغیر کسی شرعی سبب کے شادی نہ کرنے دے، اور اگر کوئی شرعی سبب ہے تو اسے بیان کرنا چاہیے کہ تاکہ آپ کو بھی اس کا علم ہو۔

اور سائل کو ہماری یہ نصیحت ہے کہ:

میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ اس عورت کو چھوڑ کر کسی اور عورت سے شادی کر لیں تاکہ آپ کے والد صاحب بھی راضی ہو جائیں اور تفرقہ بھی نہ پڑے اگر ایسا کرنا ممکن ہو تو آپ ایسا

